Al-Marjān Research Journal
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Sheikh Shuaib Al-Arnaut's methodology and style in his writings and research: A research review

شیخ شعیب الارناؤط کا اپنی تالیفات و تحقیقات میں منہج واسلوب: تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. **Samreena Gulzar** (Corresponding Author)
   Ph.D Scholar, ITC Department, University of Management and Technology (UMT), Lahore, Pakistan.
   Email: **samreena.gulzar775@gmail.com**
2. **Ghulam Mustafa**
   M Phil, Seerat Chair, ITC Department, University of Management and Technology (UMT), Lahore, Pakistan.
3. **Hafiza Alia Adeel**
   M Phil Scholar, Department of Uloom e Islamiya, University of Sialkot, Sialkot, Pakistan.

Citation

Gulzar, Samreena, Ghulam Mustafa, and Hafiza Alia Adeel. 2025. "Title of the Article.." Sheikh Shuaib Al-Arnaut's methodology and style in his writings and research: A research review." by Imam Al-Suyuti."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 483−497.

Submission Timeline

Received: Jan 03, 2024
Revised: Jan 16, 2025
Accepted: Feb 03, 2025
Published Online: Feb 17, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Sheikh Shuaib Al-Arnaut's methodology and style in his writings and research: A research review

شیخ شعیب الارناؤط کا اپنی تالیفات و تحقیقات میں منہج و اسلوب: تحقیقی جائزہ

☆ ثمرینہ گلزار ☆ غلام مصطفیٰ ☆ حافظہ عالیہ عدیل

Abstract

Sheikh Shuaib Arnaut was a great Muhaddith and researcher who presented research on dozens of books. Sheikh Shuaib Al-Arnaut supervised or researched over 240 volumes, including Prophetic history, jurisprudence, Quranic exegesis, biographies, creed, hadith terminology, and literature etc.Sheikh Shuaib Al-Arnaut's research on Musnad Imam Ahmad bin Hanbal is an unparalleled scholarly effort.In which he skillfully employed both ancient and modern principles for the authentication and weakening of hadiths.In which he skillfully employed both ancient and modern principles for the authentication and weakening of hadiths. The primary purpose of this research was not only to review the chains of narration and the reliability of the narrators, but also to thoroughly examine the text of the hadith to determine its authenticity. Sheikh Al-Arnaut utilized books of rijal on a large scale, conducting in-depth research on each narrator's scholarly status, reliability, and various aspects of their lives. An important aspect of Shuaib Al-Arnaut's research was his meticulous examination of the continuity and discontinuity of the chains of narration, to determine if the hadith's chain is strong and reliable or not. Concurrently, he thoroughly examined the text of the hadith to identify possible irregularities, contradictions, or underlying causes that may affect its authenticity. Through this approach, he not only follows the principles of ancient Muhaddithin but also presents a comprehensive and detailed analysis of hadith authenticity, considering modern academic requirements. Sheikh Al-Arnaut's methodology is a beautiful blend of ancient and modern scientific standards. He based his research not only on the sayings and principles of Muhaddithin, but also incorporated modern scientific research. This research clarifies the classification of hadiths and adopts a standardized approach to distinguish between authentic and weak hadiths, further solidifying the scholarly significance of Musnad Imam Ahmad bin Hanbal. Shuaib Al-Arnaut's research has proven to be a valuable treasure not only for scholars but also for general readers. He gave a new perspective to the arrangement, explanation, and authentication of Musnad Imam Ahmad bin Hanbal's hadiths, which is of utmost importance in hadith studies. His scholarly effort evaluated Musnad by new standards and further legitimized its authentication and weakening process.

Keywords: Shuaib Al-Arnaut, writings, methodology of research, Hadith, Musnad Imam Ahmad bin Hanbal.

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، آئی ٹی سی ڈیپارٹمنٹ، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی (یو ایم ٹی)، لاہور، پاکستان۔
☆ ایم فل، سیرت چیئر، آئی ٹی سی ڈیپارٹمنٹ، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی (یو ایم ٹی)، لاہور، پاکستان۔
☆ ایم فل اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سیالکوٹ، سیالکوٹ، پاکستان۔

تعارف موضوع

نبی کریم ﷺ کے فرامین و اعمال اور تقریرات کو حدیث کہا جاتا ہے، عہد نبوی سے ہی احادیث کی حفاظت پر کام شروع ہوا جو تاہنوز جاری ہے۔ پہلے پہل احادیث کو حفظ کر کے یاد کیا گیا، پھر اسے لکھا جانے لگا، حکومتی سربراہی میں اس کے لیے کمیٹیاں تشکیل پاتی رہیں، بالآخر یہ سلسلہ محدثین کی ایک جماعت کی طرف سے مستقل طور پر خدمت کا حق دار ٹھہرا اور محدثین نے اس کے لیے اپنے وقت، صلاحیتوں اور ہر طرح کی قربانیوں نے اسے خوب نبھایا۔ کسی نے احادیث کو جمع کیا تو کسی نے ان کے حواشی لکھے، کسی نے شروحاتِ حدیث لکھیں تو کسی نے تحقیقات کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کو پیش کیا۔ انہی محققین میں سے ایک اہم نام شیخ شعیب الارناؤط حفظہ اللہ کا بھی ہے، آپ ﷺ کی زندگی خدمتِ حدیث سے تعبیر ہے، خاص طور پر حدیث کی سب سے جامع اور بڑی کتاب مسند امام احمد پر آپ کی تحقیقات قابل ذکر ہیں۔ اس مضمون میں محقق شعیب الارناؤط حفظہ اللہ کی تالیفات و تحقیقات میں ان کے منہج و اسلوب کا جائزہ لیا جائے گا۔

تحقیقی طریقہ:

شیخ شعیب الارنوط نے ایک واضح تحقیقاتی طریقہ کار اپنایا، جس میں محقق کو صرف نص کو صحیح حالت میں پیش کرنا ہی نہیں بلکہ مؤلف کی پیش کردہ باتوں کی گہرائی میں جا کر ان کی صحت کا جائزہ بھی لینا شامل تھا۔ شیخ شعیب الارنوط نے کئی مرتبہ مؤلفین کے نظریات اور فیصلوں سے اختلاف کیا اور اپنی تحقیق کے ذریعے ان کی غلطیوں کو درست کیا۔ جب سند میں کوئی راوی ہوتا ہے جسے سوء حفظ، اختلاط، تغیر، یا تدلیس کی وجہ سے ضعیف سمجھا جاتا ہے، تو شیخ شعیب الارنوط ایک دقیق منہج پر عمل کرتے ہیں۔[1]

شیخ شعیب الارناؤط حفظہ اللہ کے تلامذہ کا تحقیقی منہج کے حوالے سے یہ بیان انتہائی جامع اور وقیع ہے، وہ کہتے ہیں:

> "ہم نے اس کام میں روایتوں کی تنقیح اور تخریج کے علمی منہج سے انحراف سے گریز کیا، اور ہم نے کوئی ایسی روایت قبول نہیں کی جب تک کہ اس میں اس فن کے اماموں کی طرف سے مقرر کردہ قبولیت کی شرائط موجود نہ ہوں، چاہے وہ سند کے لحاظ سے ہو یا متن کے لحاظ سے۔ اس حوالے سے ہمارا زیادہ تر توجہ حدیث تک پہنچنے والے تمام طرق کا استقراء کرنے، اسناد کا آپس میں موازنہ کرنے، اور ان کے علل اور مآخذ کو جانچنے پر تھی، تاکہ مجموعی قرائن کے مطابق صحیح حکم استنباط کیا جا سکے۔[2]

تحقیقی آثار:

شیخ شعیب الارنوط نے 240 سے زائد جلدوں کی تحقیق یا نگرانی کی، جن میں سنہ نبویہ، فقہ، تفسیر قرآن، تراجم، عقیدہ، حدیث کی اصطلاحات اور ادب وغیرہ شامل ہیں۔[3]

الف- في المكتب الإسلامي:

1 - (شرح السُّنة) للبغوي، ستة عشر مجلَّداً.

2 - (روضة الطَّالبين) للنَّووي، بالاشتراك مع الشيخ عبد القادر الأرنؤوط، اثنا عشر مجلَّداً.

3 - (مهذَّب الأغاني) لابن منظور، اثنا عشر مجلَّداً.

4 - (المبدع في شرح المقنع) لابن مفلح الحنبلي، عشرة مجلَّدات.

---

[1] Jūrānī, Muḥammad ibn Yūsuf. *Raḥlat Faḍīlat ash-Shaykh al-ʿAllāma ash-Shaykh Shuʿayb al-Arnāʾūṭ ilā Diyār al-Kuwaytiyya*. Lahore: Idārat Thaqāfat al-Islāmiyya, n.d., 89.

[2] Arnāʾūṭ, Taqī ad-Dīn. *Manhaj ash-Shaykh Shuʿayb al-Arnāʾūṭ fī Taṣḥīḥ al-Ḥadīth*. Damascus: Dār an-Nashr lil-Jāmiʿāt al-Islāmiyya, 1433 AH/2012, 125.

[3] Al-Kūfaḥī, Ibrāhīm. *Al-Muḥaddith Shuʿayb al-Arnāʾūṭ: Jawānib min Sīratihi wa Juhūduhu fī Taḥqīq at-Turāth*. Amman: Dār al-Bashīr, 1423 AH/2002.

5 - (زاد المسير في علم التَّفسير) لابن الجوزي، بالاشتراك مع الشيخ عبد القادر الأرنؤوط، تسعة مجلَّدات.

6 - (مطالب أولي النُّهى في شرح غاية المنتهى) للرحيباني، بالاشتراك مع الشيخ عبد القادر الأرنؤوط، ستَّة مجلَّدات.

7 - (الكافي في فقه الإمام المبجَّل أحمد بن حنبل) لابن قدامة، بالاشتراك مع الشيخ عبد القادر الأرنؤوط، ثلاثة مجلَّدات.

8 - (منار السَّبيل في شرح الدَّليل) لابن ضويان، مجلّدان.

9 - (المنازل والدِّيار) لأسامة بن منقذ، مجلّدان.

10 - (مسند أبي بكر) للمروزي، مجلّد.

ب-في مؤسَّسة الرسالة :

1 - (سير أعلام النُّبلاء) للذَّهبي، خمسةٌ وعشرون مجلَّداً.

2 - (الإحسان في تقريب صحيح ابن حبَّان) بترتيب الأمير علاء الدِّين الفارسي، ثمانية عشر مجلَّداً.

3 - (سنن النَّسائي الكبرى)، بالاشتراك مع حسن شلبي، اثنا عشر مجلَّداً.

4 - (العواصم والقواصم في الذبِّ عن سنة أبي القاسم) لابن الوزير، تسعة مجلَّدات.

5 - (سنن التِّرمذي)، ستة مجلَّدات.

6 - (سنن الدَّارقطني)، بالاشتراك مع حسن شلبي، خمسة مجلَّدات.

7 - (زاد المعاد في هدي خير العباد) لابن القيِّم، بالاشتراك مع الشيخ عبد القادر الأرنؤوط، خمسة مجلَّدات.

8 - (تاريخ الإسلام) للذهبي، بالاشتراك مع الدكتور بشار عواد معروف، صدر منه أربعة مجلَّدات.

9 - (التعليق الممجَّد شرح موطَّأ محمد) لأبي الحسنات اللَّكنَوي، أربعة مجلَّدات.

10 - (مسند الإمام أحمد)، صدر في خمسين مجلداً، ضمن (الموسوعة الحديثيَّة الكبرى) التي تنوي مؤسَّسة الرِّسالة إخراجها بإشراف الشيخ.

11 - (الآداب الشَّرعيَّة والمنح المرعية) لابن مفلح الحنبلي، بالاشتراك مع عمر حسن القيَّام، أربعة مجلَّدات.

12 - (طبقات القرَّاء) للذهبي، بالاشتراك مع الدكتور بشار معروف، مجلَّدان.

13 - (موارد الظمآن بزوائد صحيح ابن حبَّان) للهيثمي، بالاشتراك مع رضوان عرقسوسي، مجلَّدان.

14 - (شرح العقيدة الطحاويَّة) لابن أبي العز، بالاشتراك مع الدكتور عبد الله التُّركي، مجلَّدان.

15 - (رياض الصَّالحين) للنَّووي، مجلَّد.

16 - (المراسيل) لأبي داود، مجلَّد.

ان میں شیخ شعیب الأرنؤوط نے تحقیق اور تصحیح کے کاموں میں حصہ لیا اور ان کتابوں کی اشاعت میں ان کی خدمات شامل ہیں۔

شیخ شعیب الارنؤوط کے منہج کی خوبی:

شیخ شعیب الارنؤوط کے منہج کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ جب وہ کسی حدیث کو شیخین یا بخاری یا مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیتے ہیں، تو اس کا مطلب ان راویوں کے بارے میں ہوتا ہے جنہیں شیخین نے اپنی اصول کتابوں میں بطور حجت درج کیا ہے، نہ کہ استشہاد، متابعت، یا تعلیق کے طور پر۔ شیخ الارنؤوط نے تدلیس یا تخلیط کے موصوف راویوں کی احادیث کو مسترد کر دیا، کیونکہ شیخین، رحمہا اللہ، ایسی احادیث کو قبول کرتے ہیں جو متابعت یا شواہد کے ذریعے ثابت ہوں، یا جن کی اصل معلوم ہو، اور مدلسین کی احادیث کو صرف اسی صورت میں قبول کیا گیا جب ان میں صراحت کے ساتھ سماع ذکر ہو، اور مختلط راویوں کی احادیث کو وہ لیتے ہیں جو ان کے اختلاط سے پہلے کی ہوں۔ اس طرح، شیخ الارنؤوط کا منہج

احادیث کی تصحیح میں احتیاط اور دقت کے ساتھ جدید تحقیقاتی معیاروں کو روایتی اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے، جس سے تحقیق کی مصداقیت میں اضافہ ہوتا ہے اور حدیث کی تصحیح کو مزید قابل اعتماد بنایا جاتا ہے۔[4]

مسند امام احمد بن حنبل پر تحقیق کا منہج

شیخ شعیب الارنوط کی تحقیق مسند امام احمد بن حنبل پر ایک بے مثال علمی کاوش ہے، جس میں انہوں نے احادیث کی تصحیح وتضعیف کے قدیم اور جدید اصولوں کو نہایت عمدگی سے استعمال کیا ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد نہ صرف احادیث کی اسناد اور راویوں کی ثقاہت کا جائزہ لینا تھا، بلکہ متن حدیث کو بھی باریک بینی سے پرکھ کر اس کی صحت کا تعین کرنا تھا۔ شیخ الارنوط نے کتب رجال کو وسیع پیمانے پر استعمال کرتے ہوئے ہر راوی کی علمی حیثیت، ثقاہت، اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر گہرائی سے تحقیق کی۔ شعیب الارنوط کی تحقیق کا ایک اہم پہلو یہ تھا کہ انہوں نے روایت کی اسناد کے اتصال وانقطاع کو بغور دیکھا، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ حدیث کی سند مضبوط اور قابل اعتماد ہے یا نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے متن حدیث کو بھی بڑی باریکی سے پرکھا تاکہ ممکنہ شذوذ، تضاد، یا علت کی نشاندہی کی جا سکے۔ اس طریقے سے وہ نہ صرف قدیم محدثین کے اصولوں کی پیروی کرتے نظر آتے ہیں، بلکہ جدید علمی تقاضوں کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے احادیث کی صحت کا جامع اور تفصیلی تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ شیخ الارنوط کا منہج قدیم اور جدید علمی معیاروں کا حسین امتزاج ہے۔ انہوں نے نہ صرف محدثین کے اقوال اور اصولوں کو بنیاد بنایا، بلکہ جدید علمی تحقیقات کو بھی اپنی تحقیق کا حصہ بنایا۔ اس تحقیق میں احادیث کی درجہ بندی کو واضح کیا گیا اور صحیح وضعیف احادیث کو الگ کرنے کا ایک معیاری طریقہ اپنایا گیا، جس نے مسند امام احمد بن حنبل کی علمی اہمیت کو مزید مستحکم کیا۔ شعیب الارنوط کی یہ تحقیق نہ صرف علماء بلکہ عام قارئین کے لیے بھی ایک قیمتی خزانہ ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے مسند امام احمد بن حنبل کی احادیث کی ترتیب، تشریح، اور تصحیح کو ایک نیا زاویہ دیا، جو حدیث کے مطالعے میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ان کی علمی کاوش نے مسند کو ایک نئے معیار پر پرکھا اور اس کی تصحیح وتضعیف کو مزید معتبر بنایا۔

شیخ الارنوط کی تحقیق نے مسند امام احمد بن حنبل کے علمی مقام کو مزید بلند کیا اور دیگر محققین کے لیے ایک مثالی منہج فراہم کیا۔ ان کی یہ خدمت حدیث کی تصحیح کے اصولوں کو سمجھنے اور استعمال کرنے کے لیے آنے والی نسلوں کے لیے ایک قیمتی ورثہ بن چکی ہے۔

علامہ شعیب الارنوط علیہ الرحمہ نے مسند احمد بن حنبل جو کہ ان کی تحقیق میں شائع ہوئی ہے اس کے مقدمے میں موصوف نے اپنے منہج کو خود ہی تفصیلی انداز سے ذکر کیا ہے جو کہ اصل عبارت درج ذیل ہے:

منهج التحقيق:

1 -قمنا بتوثيق النص، حيث قابلنا المطبوع بالأصول الخطية المتوفرة لدينا، وأثبتنا الفروق المهمة بين النسخ. ورمزنا للطبعة الميمنية بالحرف (م) في حواشي الكتاب.

2 -ضبطنا النص ضبطًا دقيقًا وقريبًا من التمام، وقمنا بضبط أسماء الرواة وكناهم وألقابهم ضبطًا كاملًا بالحروف في الحاشية، لتسهيل الفهم وتوضيح المشكل منها.

3 -نبهنا على الأخطاء الواقعة في الطبعتين السابقتين، مثل التحريف والتصحيف والسقط، وذلك لتصحيح النص وتحسينه.

4 -قمنا بالحكم على أسانيد الأحاديث، حيث قمنا بدراسة رجال كل إسناد، وأشرنا إلى الأسانيد التي تتوافق مع شروط الشيخين أو مع شرط البخاري أو شرط مسلم. وإذا كان بعض الرواة من رجال البخاري وبعضهم من رجال مسلم، كنا نقول: "إسناده صحيح، رجاله ثقات، رجال الصحيح".

قمنا بذلك لبيان أن هذا الإسناد في أعلى درجات الصحة، حيث أجمعت الأمة على تسمية الكتابين بالصحيحين، وأن الاحتجاج بروايات الشيخين أو أحدهما يُعتبر توثيقًا للرواة. وقد أوضحنا أن هناك عددًا كبيرًا من الأحاديث الصحيحة

---

[4] Ar-Ruzaynīq, Ibrāhīm. *Al-Muḥaddith al-ʿAllāma ash-Shaykh Shuʿayb al-Arnāʾūṭ: Sīratuhu fī Ṭalab al-ʿIlm wa Juhūduhu fī Taḥqīq at-Turāth*. Beirut: Dār al-Bashāʾir al-Islāmiyya, 1404 AH/1983, 243.

التي لم ترد في الصحيحين، رغم أنها مستوفية لشروط الصحة التي اشترطاها. وليس في ذلك تعقبٌ عليهما، لأنهما صرحا بأنهما لم يقصدا استيعاب جميع الأحاديث الصحيحة في كتابيهما.[5]

اس منہج کی تفصیل درج ذیل ہے:

منہج تحقیق:

1: توثیق النَّص: ہم نے حدیث کی توثیق کا اہتمام کیا، جس کے لیے چھپی ہوئی نسخے کا تقابل دستیاب خطی نسخوں سے کیا اور اہم اختلافات کو درج کیا۔ مَیمنہ ایڈیشن کو ہم نے اپنے حاشیوں میں حرف (م) سے نشان دہی کی۔

2 ضبطِ نص: ہم نے نص کو تقریباً مکمل طور پر ضبط کیا اور راویوں کے نام، کنیہ اور القاب کو بھی ضبط قلم سے لکھا، اور بعض اوقات حاشیے میں حروف کے ساتھ ضبط کیا۔

3: اشتباہات کی تصحیح: ہم نے پچھلے دو ایڈیشنز میں ہونے والے تحریفات، تصحیفات اور سقط کی نشاندہی کی۔

4 احادیث کے اسانید کی حکم: ہم نے ہر حدیث کی سند کے رجال کا مطالعہ کیا اور اس بات کی نشاندہی کی کہ کونسی اسانید شیخین (بخاری و مسلم) یا صرف بخاری یا صرف مسلم کی شرط پر ہیں۔

اگر بعض رجال بخاری کے اور بعض مسلم کے ہیں، تو ہم نے کہا: "اسناده صحيح، رجاله ثقات، رجال الصحيح۔" یہ اسناد کو اعلیٰ درجہ کی صحت میں ظاہر کرنے کے لیے ہے۔ امت کا اتفاق ہے کہ دونوں کتابوں کو صحیحین کہا جاتا ہے اور شیخین کی صحت کی تصدیق کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

اگر شیخین یا ان میں سے کسی ایک نے کسی راوی کی حدیث کو اپنی کتاب میں درج کیا ہے، تو یہ راوی کی توثیق کی تصدیق کے برابر ہے۔

ہم نے یہ بھی بیان کیا کہ بہت سی صحیح احادیث ہیں جو نہ بخاری اور نہ مسلم میں موجود ہیں، حالانکہ وہ ان کی کتابوں کی شرطوں کو پورا کرتی ہیں۔

اس حوالے سے کہ یہ شیخین پر اعتراض یا انہیں ان احادیث کو قبول کرنے پر مجبور کرنا نہیں ہے، کیونکہ انہوں نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں تمام صحیح احادیث کو شامل کرنے کا قصد نہیں کیا۔[6]

- **حدیث کے شیخین کی شرائط پر ہونے کی شرط لگانا:**

اس حوالے سے علامہ شعیب لکھتے ہیں: ہم نے عموماً یہ کوشش کی ہے کہ جب ہم کہیں: "یہ اسناد صحیح ہے شیخین کی شرط پر، یا بخاری کی شرط پر، یا مسلم کی شرط پر"، تو یہ ان راویوں کے بارے میں ہو جو شیخین یا ان میں سے کسی ایک نے اپنی اصول کتابوں میں بطور حجت درج کیے ہیں، نہ کہ استشہاد، متابعت، یا تعلیق کے طور پر۔ نیز یہ راوی وہ نہیں ہوتے جو تدلیس یا تخلیط کے ساتھ موصوف ہوں، کیونکہ شیخین رحمہما اللہ ان راویوں سے ان کی وہ احادیث لیتے ہیں جو متابعت یا شواہد کے ذریعے ثابت ہوتی ہیں، یا جن کا اصل معلوم ہوتا ہے، اور ان مدلسین کی احادیث لیتے ہیں جنہوں نے صراحت کے ساتھ سماع کا ذکر کیا ہو، اور ان مختلط راویوں کی احادیث لیتے ہیں جو ان کے اختلاط سے پہلے روایت کی گئی ہوں۔

اس کی مثال درج ذیل ہے:

علامہ شعیب الارنوط علیہ الرحمہ ایک حدیث کی تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حديث : عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ، وَإِذَا حَدَّثَنِي عَنْهُ غَيْرِي اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي - وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ - أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، قَالَ مِسْعَرٌ: وَيُصَلِّي، وَقَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَيَسْتَغْفِرُ اللهَ إِلَّا غَفَرَ لَهُ"۔[7]

---

[5] Ibn Ḥanbal, Aḥmad ibn Muḥammad. *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*. Edited by Shuʿayb al-Arnāʾūṭ and others. Beirut: Muʾassasat ar-Risāla, 1422 AH/2001, Muqaddima.

[6] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, Muqaddima.

[7] Ibn Ḥanbal, Aḥmad ibn Muḥammad. *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*. Edited by Shuʿayb al-Arnāʾūṭ and others. Beirut: Muʾassasat ar-Risāla, 1422 AH/2001, 1:57.

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: "جب بھی میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا، اللہ مجھے اس سے جو چاہتا نفع دیتا۔ اور جب کوئی دوسرا مجھے نبی ﷺ کی حدیث بیان کرتا، تو میں اسے قسم دیتا، اگر وہ قسم کھاتا تو میں اسے سچ مانتا۔ اور بے شک ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی - اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا - کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: 'کوئی بھی شخص جب کوئی گناہ کرے، پھر وضو کرے اور وضو کو اچھی طرح کرے، مسعر نے کہا: اور نماز پڑھے، سفیان نے کہا: پھر دو رکعت نماز پڑھے، اور اللہ سے مغفرت طلب کرے، تو اسے معاف کر دیا جاتا ہے۔'"

تخریج:

"اس کی سند صحیح ہے، عثمان بن مغیرہ ثقفی بخاری کے رجال میں سے ہیں، اور باقی رجال ثقہ ہیں جو شیخین کے رجال ہیں سوائے اسماء بن حکم فزاری کے، جن سے اصحاب السنن نے روایت کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے 'التقریب' میں کہا ہے کہ وہ صدوق ہیں، اور عجلی نے کہا کہ وہ کوفی تابعی اور ثقہ ہیں، اور ابن سعد نے ان کو 'طبقات' میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے تابعین کی جماعت میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ وہ کم حدیث روایت کرتے تھے۔ ابن حبان نے ان کی اس حدیث کو صحیح قرار دیا، اور ترمذی اور ابن عدی نے اسے حسن کہا، اور حافظ ابن حجر نے 'تھذیب التھذیب' میں اسماء بن حکم کی ترجمۃ میں اس اسناد کو جید قرار دیا۔ وکیع: وکیع بن الجراح بن ملیح رؤاسی ہیں، اور مسعر: مسعر بن کدام ہیں، اور سفیان: سفیان بن سعید بن مسروق الثوری ہیں۔ اور اسے الحمیدی (۴)، ابن ابی شیبہ ۲ / ۳۸۷، اور ان سے ابن ماجہ (۱۳۹۵)، اور المروزی (۹) نے وکیع کے ذریعے اسی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔"

دوسری مثال:

ایک طویل حدیث کی سند یہ ہے:

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو سَعِيدٍ - يَعْنِي الْعَنْقَزِيَّ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ سَرْجًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا.

علامہ شعیب الارنوط علیہ الرحمہ ایک حدیث کی تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس کی سند صحیح ہے اور مسلم کی شرط پر ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں اور شیخین کے رجال میں سے ہیں سوائے عمرو بن محمد العنقزی کے، جو مسلم کے رجال میں سے ہیں۔

اسرائیل: اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق السبیعی ہیں، اور ان کا اپنے دادا ابی اسحاق - عمرو بن عبد اللہ - سے سماع انتہائی محکم ہے کیونکہ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتے تھے اور ان کے خاص شاگرد تھے۔ یہ بات حافظ ابن حجر نے 'فتح الباری' ۱ / ۳۵۱ میں کہی ہے۔"[8]

* **شواہد ومتابعات میں ضعیف صفات والے راوی کی حدیث ذکر کرنا:**

وإذا وجد في السند راوٍ لا يُحتَجُّ به لسوء حفظه أو لاتهامه بالاختلاط أو التغير أو التدليس، ووجدنا متابعًا له في تلك الرواية ممن يُعتمَد حديثه في المتابعات، أو كان للحديث شاهد يؤيده، حكمنا على الحديث بالصحة أو الحسن حسب ما يقتضيه الحال. وذلك لأننا نرجح أن الراوي المجروح لم يقع في تلك الرواية بتخليط أو خطأ أو وهم، بفضل المتابعة أو الشاهد الذي يعزز الرواية ويزيل الشك في صحتها.

[8] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*. Edited by Shu‘ayb al-Arnā’ūṭ and others. Beirut: Mu’assasat ar-Risāla, 1422 AH/2001, 1:180.

١ . راوی کا اعتبار :

اگر سند میں کوئی ایسا راوی ہے جس کی حدیث کو اس کے سوء حفظ، اختلاط، تغیر یا تدلیس کی وجہ سے حجت نہیں سمجھا جاتا، لیکن ہم نے اس روایت میں اس کی متابعت پائی جو اس کا حدیث معتبر ہے، یا حدیث کے متن کا کوئی شاہد موجود ہو۔

مثال درج ذیل ہے:

" وإذا كان الراوي قد ضُعّف لسوء حفظه أو لاختلاطه أو تغيّره أو تدليسه، ولكنه وُجد له متابع في تلك الرواية، أو كان للحديث شاهد من طريق آخر، فإن حديثه يُعتبر ويُحتج به. وذلك لأن المتابعة أو الشاهد يعضد الرواية، ويعطيها قوة كافية للتغاضي عن ضعف الراوي الأصلي في هذا السياق، مما يرفع درجة الحديث إلى حد القبول" [9]

"اگر راوی کو سوء حفظ، اختلاط، تغیر، یا تدلیس کی وجہ سے ضعیف قرار دیا گیا ہو، لیکن اس کی روایت میں کوئی متابع موجود ہو، یا حدیث کے متن کا کوئی شاہد ہو، تو اس کی حدیث کو معتبر سمجھا جاتا ہے اور اس پر حجت قائم کی جاتی ہے۔"

یہ عبارت اس منہج کی وضاحت کے لیے استعمال کی گئی ہے کہ اگر ایک راوی کو اس کے سوء حفظ، اختلاط، تغیر، یا تدلیس کی وجہ سے ضعیف قرار دیا گیا ہو، تو اس کی حدیث کو عام طور پر ضعیف سمجھا جائے گا۔ تاہم، اگر اس کی روایت کی کوئی متابعت موجود ہو، یعنی اس روایت کو کسی دوسرے ثقہ راوی نے بھی بیان کیا ہو، یا حدیث کے متن کا کوئی شاہد موجود ہو، یعنی دوسرے طرق سے وہی مضمون روایت کیا گیا ہو، تو اس حدیث کو قابل قبول سمجھا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں، حدیث کے ضعف کو متابعت یا شاہد دور کر دیتا ہے۔ فرض کریں کہ ایک راوی کی حدیث کو سوء حفظ کی بنا پر ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ تاہم، اسی حدیث کو ایک اور ثقہ راوی نے بھی روایت کیا ہے، جو کہ اس روایت کی تصدیق کرتا ہے۔ اب چونکہ ایک ثقہ راوی کی متابعت اس روایت میں موجود ہے، اس لیے حدیث کو صحیح قرار دیا جا سکتا ہے، کیونکہ متابعت نے ضعف کو دور کر دیا۔ یہ منہج اس بات پر مبنی ہے کہ حدیث کی تصدیق کے لیے صرف ایک راوی پر انحصار نہیں کیا جاتا، بلکہ دیگر راویوں کی متابعت یا حدیث کے متن کے شواہد کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اس سے حدیث کی صحت کی مزید تصدیق ہوتی ہے اور راوی کے ضعف کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں شیخ شعیب الارنؤوط نے اس منہج کو اپنایا ہے۔ مثلاً اگر کوئی راوی ضعیف ہو، لیکن اس کی روایت کو ایک یا زیادہ ثقہ راویوں نے بھی بیان کیا ہو، یا متن کا کوئی شاہد موجود ہو، تو شیخ شعیب الارنؤوط اس حدیث کو ضعیف قرار نہیں دیتے بلکہ اسے معتبر قرار دیتے ہیں۔

٢ . حدیث کا صحیح یا حسن ہونا :

ایسی صورت میں ہم اس حدیث پر صحت یا حسن کا حکم لگاتے ہیں، کیونکہ غالب گمان یہ ہوتا ہے کہ متابعت یا شاہد کی وجہ سے اس راوی نے اس حدیث میں کوئی غلطی، وھم یا تخلیط نہیں کی ہوگی۔

* **سند حدیث کے حسن کے مرتبے سے زیادہ اور صحیح سے کم ہونے کو بیان کرنا:**

اس حوالے سے شیخ شعیب فرماتے ہیں:

وقد يرتقي إسناد الحديث إلى درجة تفوق الحسن، ولكنه لا يصل إلى مرتبة الصحيح، فنقول في هذا النوع من الإسناد: إسناده قوي أو جيد، إشارة إلى أنه أعلى من الحسن ولكنه دون الصحيح. هذا المصطلح شائع بين أهل العلم الذين تخصصوا في علم الحديث وأصبحوا من رواده وأعلامه. أما فيما يتعلق بسائر الأحاديث، فقد حكمنا عليها بما يناسب حالها من صحة أو حسن أو ضعف، مستندين إلى الأصول والقواعد التي أرساها جهابذة هذا الفن ونقاد الحديث. فهم المعيار في هذا الميدان، والمرجع المعتمد في توثيق الروايات وتمحيص الأسانيد، وتنقيح المتون.

---

[9] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, 3:426.

"اور بعض اوقات حدیث کا اسناد ایسی سطح تک پہنچ سکتا ہے جو حسن سے بہتر ہو، لیکن صحیح کے درجے تک نہیں پہنچتا، تو ہم ایسے اسناد کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کا اسناد قوی ہے یا اچھا ہے، یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ یہ حسن سے بلند ہے اور صحیح سے نیچے ہے۔ یہ اصطلاح علمائے کرام کے درمیان رائج ہے جو اس فن کو جانتے ہیں اور اس میں ماہر ہیں، اور جو اس کے علامت بن چکے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہم نے حدیث کی حالت کے مطابق اسے صحیح، حسن یا ضعیف قرار دیا ہے، اور اس میں جرح و تعدیل کے اصول و قواعد پر عمل کرتے ہوئے جو اہل علم نے مرتب کیے ہیں، جیسے کہ روایات کی توثیق، اسناد کی جانچ، اور متون کا نقد، کیونکہ وہ اس فن میں ہمارے رہنما اور قابلِ اعتماد ہیں۔"

"وإسناده قوي؛ لأن رجاله ثقات إلا أن في متنه غرابةً من حيث اللفظ، لكنَّ متابعته من رواية فلان تجعل الحديث فوق درجة الحسن وإن لم يبلغ درجة الصحيح". [10]

"اور اس کی سند قوی ہے؛ کیونکہ اس کے راوی ثقہ ہیں، اگرچہ متن کے الفاظ میں کچھ غرابت ہے، لیکن فلان کی روایت کی متابعت کی وجہ سے حدیث حسن کے درجے سے بلند ہو جاتی ہے، اگرچہ صحیح کے درجے تک نہیں پہنچتی۔"

اس مثال میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ جب حدیث کی سند میں موجود راوی ثقہ ہوتے ہیں لیکن متن میں کچھ الفاظ کی غرابت ہوتی ہے، تو سند کو حسن سے بلند قرار دیا جا سکتا ہے، لیکن یہ صحیح کے درجے تک نہیں پہنچتی۔ اس قسم کی احادیث کو "قوی" یا "جید" کہا جاتا ہے، جو کہ اہل علم کے درمیان ایک رائج اصطلاح ہے۔ یہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ حدیث کی سند میں کچھ خصوصیات موجود ہیں جو اسے حسن سے بلند بناتی ہیں۔

* **راوی کی عدم توثیق یا تضعیف کی صورت میں مصنف کا منہج:**

اس حوالے سے شیخ شعیب لکھتے ہیں:

وإذا وُجد في السند راوٍ لم نجد له توثيقًا أو تضعيفًا من أحد أئمة الجرح والتعديل، ولكنه مذكور في «ثقات ابن حبان»، فإن هذا الراوي لا يخرج عن دائرة الجهالة، ولا نقوّي حديثه إلا بشرطين:

الأول: أن يصرح ابن حبان بتوثيقه بشكل واضح، مثل أن يقول: "مستقيم الحديث"، أو "ثقة"، أو "صحيح الحديث."

الثاني: أن يروي عنه ثلاثة أو أكثر من الرواة دون أن يُذكر عنه ما يقدح في ضبطه. كما أشار الإمام الذهبي في «ميزان الاعتدال» تعليقًا على قول ابن القطان عن مالك بن الخير الزبادي: "هو ممن لم تثبت عدالته"، أي أنه لم ينص أحد على توثيقه بشكل صريح. ومع ذلك، يوجد في رواة الصحيحين عدد كبير لم نجد من نصّ على توثيقهم، والجمهور يرى أن من كان من المشايخ قد روى عنه جماعة، ولم يُذكر عنه ما يُنكر عليه، فإن حديثه يعد صحيحًا.

اور اگر سند میں کوئی راوی ہو جس کی توثیق یا تضعیف کسی جرح و تعدیل کے امام سے نہ ملی ہو، لیکن وہ "ثقات ابن حبان" میں ذکر شدہ ہو، تو اس کا حدیث ہمارے نزدیک نہ تو مجہول کے درجے سے نکلتا ہے اور نہ ہی مضبوط ہوتا ہے، سوائے دو صورتوں میں:

1. کہ ابن حبان صراحتاً اس کی توثیق کرے، مثلاً کہے کہ "مستقیم الحدیث"، "ثقة"، یا "صحیح الحدیث"۔

2. کہ اس سے تین یا زیادہ افراد نے روایت کی ہو اور اس کے ضبط میں کوئی قابلِ اعتراض بات نہ ہو۔ امام الذہبی نے مالک بن الخیر الزبادی کے بارے میں ابن القطان کے قول پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ، "وہ لوگوں میں سے ہے جس کی عدالت ثابت نہیں ہوئی"[11]؛ اس کا مطلب ہے کہ

---

[10] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*. Edited by Shu'ayb al-Arnā'ūṭ and others. Beirut: Mu'assasat ar-Risāla, 1422 AH/2001, 3:445.

[11] Adh-Dhahabī, Shams ad-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. *Mīzān al-I'tidāl fī Naqd ar-Rijāl*. Beirut: Dār al-Ma'rifa, 1382 AH/1963, 3:426.

کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ اور صحیحین میں ایسے بہت سے راوی ہیں جن کی توثیق کسی نے نہیں کی، اور عوام کا کہنا ہے کہ اگر کسی شیخ سے جماعت نے روایت کی ہو اور اس پر کوئی اعتراض نہ ہو تو اس کی حدیث صحیح ہے۔

اس کی مثال درج ذیل ہے:

1 . **ابن حبان کی صراحتاً توثیق:** مثلاً ابن حبان کہے کہ "مستقیمُ الحدیث"، "ثقة"، یا "صحیح الحدیث"۔

2 . **تین یا زیادہ افراد کی روایت:** اگر اس سے تین یا زیادہ افراد نے روایت کی ہو اور اس کے ضبط میں کوئی قابلِ اعتراض بات نہ ہو۔

یہ منہج شیخ شعیب الارنؤوط نے اپنی تحقیق "مسند احمد بن حنبل" میں اختیار کیا ہے چناچہ فرماتے ہیں:

"إن كان الراوي مجهول الحال في ميزان الاعتدال أو لم يثبت فيه توثيق، ولا يوجد له ما يعارضه من ضعفٍ في الرواية، وكان ابن حبان قد ذكره في "الثقات" فحديثه يُحتمل التصحيح، وخاصة إذا روى عنه ثلاثة أو أكثر من الثقات ولم يتكلم فيه جرحاً". [12]

"اگر راوی مجہول الحال ہو، اور اس کے متعلق کوئی توثیق ثابت نہ ہو، اور اس کی روایت میں کوئی ضعف معارض نہ ہو، اور ابن حبان نے اسے "الثقات" میں ذکر کیا ہو، تو اس کی حدیث کا تصحیح احتمال ہوتا ہے، خاص طور پر جب اس سے تین یا زیادہ ثقہ افراد نے روایت کی ہو اور اس پر کوئی جرح نہ کی گئی ہو۔"

* **رواۃ پر جرح کے سلسلے میں ائمہ فن سے اختلاف:**

اس حوالے سے شیخ لکھتے ہیں:

وسيجدُ القارئُ الكريمُ أننا قد خالَفْنا في تنقيد الرواة الحافظَ ابن حجرٍ وغيره من أئمة هذا الشأن فيما انتهوا إليه من أحكام على عددٍ غيرِ قليلٍ من قلنا: وفي تعقُّبه هذا نظر، فإنه ليس في كلام الإمام الذهبي ما يشير إلى تنصيص الجمهور على هذه القاعدة، وإنما يُفهم منه أنه قد استنبط هذه القاعدة من جملة أحاديث صححها الجمهور، وفي أسانيدها رواة لم يؤثر توثيقهم عن أحد، والحافظ نفسه مع تعقُّبه للذهبي يتبع هذه القاعدة، ويحكم بمقتضاها على أحاديث غير قليلة بالصحة أو الحسن كما هو معلوم لكل من ينظر في تخريجاته.

"اور قارئین کرام کو یہ معلوم ہو گا کہ ہم نے بعض روایات کی تنقید میں حافظ ابن حجر اور اس فن کے دیگر اماموں کے فیصلوں سے اختلاف کیا ہے۔ ہم نے کہا کہ امام الذہبی کی تنقید پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے، کیونکہ ان کے کلام میں اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ یہ قاعدہ عمومی طور پر تسلیم شدہ ہے، بلکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ امام الذہبی نے اس قاعدے کو ان بہت ساری حدیثوں سے استنباط کیا جنہیں عام طور پر صحیح قرار دیا گیا، حالانکہ ان کی سند میں ایسے راوی تھے جن کی توثیق کسی نے نہیں کی۔ خود حافظ ابن حجر بھی امام الذہبی کی تنقید میں اس قاعدے کی پیروی کرتے ہیں اور بہت سی احادیث کو صحت یا حسن کے درجات پر پہنچاتے ہیں، جیسا کہ ان کی تخریجات میں دیکھا جاسکتا ہے۔ "

اس کی مثال درج ذیل ہے:

"وفي مسند أحمد بن حنبل، ذكر الحديث الذي فيه راوٍ لم يُثبت توثيقه من أحد، ولكن له متابعة قوية، فحكم عليه الشيخ شعيب الأرنؤوط بالصحة على الرغم من انتقاد بعض العلماء لتوثيق هذا الراوي " [13]

[12] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*. Edited, 3:426.

[13] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*. Edited, 3:426.

"مسند احمد بن حنبل میں ایک حدیث کا ذکر ہے جس میں ایک راوی ہے جس کی توثیق کسی سے ثابت نہیں، لیکن اس کی روایت کی ایک مضبوط متابعت ہے۔ اس پر شیخ شعیب الارنوط نے صحت کا حکم لگایا، حالانکہ بعض علماء نے اس راوی کی توثیق پر تنقید کی ہے۔"

* **جرح وتعدیل میں ائمہ فن کے اقوال کا موازنہ:**

الرواة نتيجةَ مراجعة كتب الجرح والتعديل المعتمدة التي تَضَمَّنت أقاويل الثقات في هؤلاء الرواة، والموازنةِ الدقيقة بينها، واستخلاصِ ما هو أقربُ إلى الصواب منها، ولنا على كتاب «التقريب» للحافظ ابن حجر مؤاخذاتٌ غير قليلة تدل على أنه لم يحرِّر تراجمَ عدد غير قليل من الرواة تحريرًا دقيقًا، فقد وَقَعَتْ له فيه أخطاء يُسْتَغْرَبُ صدورُها مِن مِثْلِه، ولا بأسَ من إيرادِ أمثلةٍ منها تَذكِرةً لمن يُعَوِّل عليه، ويعتمِدُ أحكامَه، ويرى أنها غيرُ قابلةٍ للنَّقد: قال في ترجمة عبد العزيز بن أبي سليمان الهذلي: مقبول. وقد صرَّح في مقدمته أنه يُطْلِقُ هذه اللفظةَ على من يُقبَلُ حديثُه عندَ المتابعة، وأنه عند عدمها يكونُ لَيِّنَ الحديث. وعبد العزيز هذا روى عنه جمعٌ، ووثَّقه عليُّ بنُ المديني، وأحمد، ويحيى بن معين، وأبو داود، وابن نمير، وابنُ حِبان، فهل يُقَالُ عن مثلِ هذا: مقبول؟!

"رواۃ کا جائزہ لینے کے نتیجے میں جرح وتعدیل کی معتبر کتب میں موجود ثقہ لوگوں کی اقوال کا موازنہ کر کے، اور ان میں سے قریب ترین درست بات کو اخذ کیا گیا ہے۔ ہمیں حافظ ابن حجر کے کتاب 'التقریب' پر کئی اعتراضات ہیں جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ انہوں نے کئی رواۃ کے تراجم کو صحیح طور پر مرتب نہیں کیا۔ اس میں ایسی غلطیاں موجود ہیں جو ان جیسے جید عالم سے متوقع نہیں تھیں۔ ہمیں ان غلطیوں کا تذکرہ کرنا چاہیے تاکہ وہ لوگ جو اس کتاب پر اعتماد کرتے ہیں، جان لیں کہ اس میں بھی تنقید کی گنجائش ہے۔

مثال کے طور پر، انہوں نے عبد العزیز بن ابی سلیمان ہذلی کے ترجمے میں لکھا ہے کہ وہ "مقبول" ہے۔ انہوں نے مقدمہ میں واضح کیا ہے کہ وہ اس لفظ کو اس شخص کے لیے استعمال کرتے ہیں جس کی حدیث کو متابعت کے وقت قبول کیا جاتا ہے، اور جب متابعت نہ ہو تو وہ "لین الحدیث" ہوتا ہے۔

حالانکہ عبد العزیز سے کئی لوگوں نے روایت کی ہے اور علی بن مدینی، احمد، یحییٰ بن معین، ابو داود، ابن نمیر اور ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے، تو کیا ایسے شخص کو "مقبول" کہا جا سکتا ہے؟"

علامہ شیخ شعیب الارنؤوط علیہ الرحمہ نے اس منہج کی امثلہ درج ذیل دی ہیں: شیخ شعیب الارنوط نے کئی مقامات پر "تقریب التہذیب" میں امام ابن حجر کے اقوال پر تنقید کرتے ہوئے متعدد مثالیں پیش کی ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض راویوں کے متعلق ان کے احکام سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، انھوں نے ایاس بن خلیفہ البکری کے بارے میں "صدوق" کہا، حالانکہ اس کی روایت صرف عطاء بن ابی رباح نے کی اور ابن حبان نے اسے وثق کیا ہے۔ اس پر العقیلی نے حدیث میں وہم کا اشارہ دیا اور امام ذہبی نے کہا کہ وہ "لایکادیعرف" (یعنی معروف نہیں) ہے۔ ایسے شخص کو "صدوق" کہنا درست معلوم نہیں ہوتا جبکہ وہ مجہولین میں شمار ہوتا ہے۔

اسی طرح خالد بن غلاق کو "مقبول" کہا گیا جبکہ وہ مسلم کے رجال میں شامل ہے اور تلخیص الحبیر میں امام ابن حجر خود اس کی سند کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ یہ تضاد اس بات کی دلیل ہے کہ ایسے راوی کے بارے میں "مقبول" کہنا درست نہیں جبکہ اس کے بارے میں صحیح سند موجود ہو۔

ربیعہ بن ناجذ کو "ثقۃ" قرار دیا گیا، حالانکہ وہ بھی مجہولین میں سے ہیں، کیونکہ ان سے صرف ابو صادق الازدی نے روایت کی ہے اور ابن حبان نے انھیں وثق کیا ہے۔ امام ذہبی اور دیگر علماء نے بھی اس پر جہالت کا اظہار کیا ہے۔

اسی طرح دیگر راویوں کے بارے میں شیخ شعیب نے مثالیں پیش کیں جیسے خالد بن دہقان، ابراہیم بن یزید التیمی، اور عبد اللہ بن نہیک وغیرہ۔

اس تنقیدی جائزے کے بعد شیخ شعیب نے یہ اہم نکتہ بیان کیا کہ "تقریب التہذیب" میں مذکور رموز پر مکمل انحصار درست نہیں، خاص طور پر جب امام بخاری اور امام مسلم کا حوالہ دیا جائے۔ ابن حجر نے ایسے راویوں کو "خ" اور "م" کے ساتھ نشان زد کیا جن کی روایات کو امام بخاری و مسلم نے صحیح میں درج کیا، مگر یہ واضح نہیں کیا کہ کن راویوں کو ان دونوں نے بطور اصل حجت لیا اور کن کو صرف متابعات یا شواہد میں ذکر کیا ہے۔ ان دونوں کے مابین فرق کیے بغیر کسی راوی کے متعلق صحیح حکم صادر کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔[14]

اس تجزیے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر راوی کا حکم لگانے کے لیے زیادہ تحقیق اور مختلف منابع کا جائزہ ضروری ہے تاکہ درست اور مستند فیصلہ کیا جا سکے، اور صرف "تقریب التہذیب" کے رموز پر بھروسہ کرنا کافی نہیں۔

پھر یہ بھی ہے کہ "التقریب" میں استعمال ہونے والے رموز پر اکیلے اعتماد کرنا درست نہیں، خصوصاً جب بات بخاری اور مسلم کی ہو، کیونکہ مؤلف نے کئی مقامات پر ہر اُس شخص کے لیے جو بخاری نے روایت کی ہے (خ) کا رمز اور جس سے مسلم نے روایت کی ہے (م) کا رمز استعمال کیا ہے، چاہے انہوں نے ان سے استدلال کیا ہو یا انہیں متابعات اور شواہد میں ذکر کیا ہو۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان راویوں کے درمیان فرق کیا جائے جن سے بخاری اور مسلم یا ان دونوں میں سے کسی ایک نے استدلال کیا ہے اور ان راویوں کے درمیان جنہیں متابعات اور شواہد میں ذکر کیا ہے، کیونکہ دوسرے قسم کے راوی صحیح کے درجے سے کم تر ہوتے ہیں، جیسا کہ اس فن کے ماہرین جانتے ہیں۔ "اور اگر راوی پر حکم لگانے کا ماخذ 'تھذیب الکمال' اور اس کی شاخوں کے علاوہ کسی اور کتاب سے لیا گیا ہو، تو ہم نے ان مصادر کا حوالہ دیا ہے جن سے ہم نے نقل کیا اور استفادہ کیا ہے۔"

یعنی شیخ شعیب الارنوط علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "التقریب" (جو کہ حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب ہے) کے رموز پر بخاری اور مسلم کے راویوں کے بارے میں اکیلے اعتماد کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ ان رموز میں متابعات اور شواہد میں ذکر کردہ راویوں کو بھی شامل کیا گیا ہے، جن کا درجہ صحیح کے راویوں سے کم ہوتا ہے۔

* **مکمل حدیث ذکر کرنا اور اس کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کرنا:**

اس سلسلہ میں شیخ شعیب لکھتے ہیں:

ہم نے کتاب کی احادیث کو "صحاح"، "سنن"، "مسندات"، "معاجم" اور دیگر مستند کتب سے حسبِ توفیق تخریج کیا، اور جہاں ممکن ہوا، احادیث کو مکمل طور پر بیان کرنے کی کوشش کی۔ اگر مسند میں کوئی حدیث متعدد مقامات پر موجود ہو تو ہم نے ان تمام مقامات کی نشاندہی کی۔ چونکہ مؤلف نے بعض اوقات ایک ہی حدیث کو مختلف طرق سے متعدد مقامات پر بیان کیا ہوتا ہے، اس لیے ہم نے ہر طریقے کو اس کے مقام پر تخریج کیا اور اشارہ دیا کہ مؤلف اس حدیث کو کس طریقے سے اور کس نمبر پر دوبارہ ذکر کریں گے۔ اگر حدیث کے کئی طرق ہوں اور مؤلف نے صرف ایک طریق ذکر کیا ہو، تو ہم نے دیگر طرق کی طرف اشارہ دیا۔ اگر تمام طرق مختلف ہوں، سوائے صحابی کے، تو ہم مکمل یا جزوی سند بیان کرتے ہیں۔

اگر کسی حدیث کا کوئی شاہد مسند احمد میں موجود ہو، تو ہم اس کا حوالہ دیتے ہیں، جیسے: "اس کا شاہد حدیث نمبر فلاں میں موجود ہے" یا "آگے آئے گا"، اور اس صورت میں ہم صفحہ اور جلد کا حوالہ دیتے ہیں۔ اگر شاہد مسند میں نہ ہو، تو ہم اسے دیگر مصادر سے تخریج کرتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر اس کی حالت واضح کرتے ہیں، جس سے باب کی حدیث کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ غریب حدیث کے زمرے سے خارج ہو جاتی ہے۔

مثال:

"عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة: إلا من صدقة جارية، أو علم ينتفع به، أو ولد صالح يدعو له".

---

14 Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, 3:426.

أخرجه مسلم في صحيحه برقم 1631، وأخرجه أبو داود برقم 2880، والترمذي برقم 1376.
وللحديث شواهد أخرى من طريق عبد الله بن عمرو بن العاص و أبي الدرداء رضي الله عنهما.
ذكرها أحمد في مسنده برقم 17425 و 26409"[15]

حکم :

شعیب الأرنؤوط نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث متعدد طرق سے ثابت ہے، جس میں مختلف صحابہ سے مروی شواہد بھی شامل ہیں، جو اس حدیث کی قوت کو مزید بڑھاتے ہیں۔

اس مثال میں، شیخ شعیب الارنوط نے مسند احمد کی ایک حدیث کی تخریج کرتے ہوئے اس کے دیگر طرق کو بھی بیان کیا ہے جو صحیح مسلم، سنن أبو داود، اور سنن الترمذی میں موجود ہیں۔ انہوں نے مزید شواہد کو بھی ذکر کیا جو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت ابو الدرداء سے مروی ہیں، اور مسند احمد میں موجود ہیں۔ اس طرح، حدیث کی صحت اور اس کی طاقت کو مختلف کتب حدیث میں موجود طرق اور شواہد کے ذریعے مضبوط کیا گیا ہے۔

* **تفسیر غریب، تبیین ناسخ منسوخ، متن میں شذوذ یا مخفی عیب کی نشاندہی کرنا:**

اس سے متعلق شیخ شعیب لکھتے ہیں:

ہم نے بعض مقامات پر وضاحت کی ہے جہاں ضرورت محسوس ہوئی، مثلاً کسی غریب لفظ کی تفسیر، مشکل معنی کی وضاحت، کسی شہر یا مقام کی ترجمانی، کسی امام کی بیان کردہ فائدہ، حدیث میں ناسخ و منسوخ کا ذکر، متن میں شذوذ یا مخفی عیب کی نشاندہی وغیرہ۔ ہم نے ان مقامات کے حوالہ جات بھی دیے ہیں جہاں سے ہم نے نقل کیا ہے۔ کبھی ہم مخفی عیب پر مکمل نص نقل کرتے ہیں، اور کبھی اسے مختصر کرتے ہیں تاکہ مطلوبہ مقصد حاصل ہو۔ یہاں مختلف اقسام کی وضاحتوں کی مثالیں درج ذیل ہیں: جو "مسند الإمام أحمد بن حنبل" (تحقیق: شعیب الارنوط) سے لی گئی ہیں:

1. غریب لفظ کی تفسیر

"عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: «أَتَاهُمُ الصُّبْحُ"۔[16]

تعلیق شعیب الأرنؤوط : الصبح یہاں صبح کے وقت کو ظاہر کرتا ہے، لیکن لغوی طور پر "صبح" کا مطلب روشنی یا دن کی روشنی بھی ہو سکتا ہے۔

2. مشکل معنی کی وضاحت

"عن عبد الله بن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: «لا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ"۔[17]

تعلیق شعیب الأرنؤوط : الطیرۃ کا مطلب بدفالی یا بدشگونی سے ہے۔ حدیث میں اس کا مطلب ہے کہ بدفالی پر یقین کرنا اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

3. شہر یا مقام کی ترجمانی

عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: «لا تُدْفَنُوا إِلَّا فِي مَقَابِرِكُمْ"۔

تعلیق شعیب الأرنؤوط : مقابر سے مراد وہ علاقے ہیں جہاں مردوں کو دفنایا جاتا ہے، یعنی قبرستان۔

4. کسی امام کی بیان کردہ فائدہ

"عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «من لا يُشْكِرُ النَّاسَ لا يُشْكِرُ الله"۔[18]

تعلیق شعیب الأرنؤوط : امام ابن حجر نے اس حدیث کی وضاحت کی ہے کہ یہ بیان کرتا ہے کہ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا اللہ کی شکر گزاری کا حصہ ہے۔

[15] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, ḥadīth no. 26148.
[16] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, ḥadīth no. 7072.
[17] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, ḥadīth no. 9995.
[18] Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, ḥadīth no. 11535.

* **متن میں شذوذ یا مخفی عیب کی نشاندہی**

"عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ: «من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد"۔[19]

تعلیق شعیب الأرنؤوط : اس حدیث میں کچھ نسخوں میں اضافی الفاظ شامل ہیں جو دیگر نسخوں میں نہیں ہیں۔ شعیب الأرنؤوط نے ان اختلافات کو بیان کیا اور صحیح متن کی تصدیق کے لیے مختلف نسخوں کا موازنہ کیا۔[20]

ہم راوی کی حالت یا حدیث کے درجے پر اثر انداز ہونے والی قرائن کو بھی ذکر کرتے ہیں، خواہ یہ خلاصے میں ہو یا حدیث کے حکم میں۔ علم کے ماہر طلبہ پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ صرف سند کی صحت متن کی صحت کے لیے کافی نہیں ہوتی، کیونکہ ثقہ راوی سے بھی خطا کا صدور ممکن ہے، اور یہ عقلاً اور عادتاً جائز ہے، اور حقیقت میں بھی ایسا ہوا ہے۔ الخطیب نے اپنی "الكفاية" میں امام سفيان الثوري، الشافعي، اور شعبة کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ اگر راوی پر حفظ غالب ہو تو وہ حافظ ہے، اور غلطی سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہتا۔ اس کو امام ترمذی کے قول سے بھی تقویت ملتی ہے کہ اہل علم میں فرق حفظ، اتقان، اور تثبت سے ہوتا ہے، جبکہ بڑے بڑے حفاظ بھی غلطی اور خطا سے محفوظ نہیں۔

اس کی مثال درج ذیل ہے:

"عن عائشة رضي الله عنها، قالت: قال رسول الله ﷺ: من أحدث في أمرنا هذا ما ليس فيه فهو رد".

تعليق:

"علَّق الشيخ شعيب الأرنؤوط على هذا الحديث بأن متنه صحيح، ولكن سند هذا الطريق فيه اختلاف على رواية يحيى بن سعيد عن عائشة، وأشار إلى أن الحديث مروي في صحيح البخاري برقم 2697، وصحيح مسلم برقم 1718. وأوضح أيضًا أن بعض النسخ القديمة للمسند فيها إشكال في هذا الحديث، لكنه تم تصحيحه بناءً على مقابلة عدة مخطوطات [21]"

شیخ شعیب الارنؤوط نے اس حدیث پر تعلیق کرتے ہوئے کہا کہ متن صحیح ہے، لیکن اس طریق کے سند میں راوی یحییٰ بن سعید کے حوالے سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی اشارہ دیا کہ یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ انہوں نے مزید وضاحت کی کہ مسند احمد کی بعض قدیم نسخوں میں اس حدیث کے حوالے سے کچھ اشکالات تھے، جو مختلف مخطوطات کا موازنہ کر کے درست کیے گئے۔

مکرر احادیث پر تنبیہ کرنا: رقمنا أحاديث الكتاب، ونبّهنا على المكرر منها. ہم کتاب کی احادیث کو درج کرتے ہیں اور اور مکررات پر آگاہ کرتے ہیں۔

"عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: «من لا يُشْكِرُ النَّاسَ لا يُشْكِرُ الله[22] "».

یہ حدیث نمبر 1145 کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر بھی آئی ہے، جیسے کہ حدیث نمبر 11535 میں بھی یہی حدیث بیان کی گئی ہے، مگر مختلف طرق سے۔ اس طرح کی مکرر احادیث پر توجہ دینے سے، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایک ہی حدیث مختلف روایات میں مختلف تفصیلات کے ساتھ موجود ہے، جو تحقیق کے عمل میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث:

شیخ شعیب بہت بڑے محدث اور محقق ہیں جنہوں نے درجنوں کتب پر تحقیقات پیش کی ہیں۔ آپ نے 240 سے زائد جلدوں کی تحقیق یا نگرانی کی، جن میں سنہ نبویہ، فقہ، تفسیر قرآن، تراجم، عقیدہ، حدیث کی اصطلاحات اور ادب وغیرہ شامل ہیں۔ شیخ شعیب الارنؤوط کی تحقیق مسند امام احمد بن حنبل پر ایک بے مثال علمی کاوش ہے، جس میں انہوں نے احادیث کی تصحیح و تضعیف کے قدیم اور جدید اصولوں کو نہایت عمدگی سے استعمال کیا ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد نہ صرف احادیث کی اسناد اور راویوں کی ثقاہت کا جائزہ لینا تھا، بلکہ متن حدیث کو بھی باریک بینی سے پرکھ کر اس

---

19 Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, ḥadīth no. 8672.

20 Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, ḥadīth no. 7072.

21 Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, 10598.

22 Ibn Ḥanbal, *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*, 1145.

کی صحت کا تعین کرنا تھا۔ شیخ الارنوط نے کتب رجال کو وسیع پیمانے پر استعمال کرتے ہوئے ہر راوی کی علمی حیثیت، ثقاہت، اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر گہرائی سے تحقیق کی۔ شعیب الارنوط کی تحقیق کا ایک اہم پہلو یہ تھا کہ انہوں نے روایت کی اسناد کے اتصال و انقطاع کو بغور دیکھا، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ حدیث کی سند مضبوط اور قابل اعتماد ہے یا نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے متن حدیث کو بھی بڑی باریکی سے پرکھا تاکہ ممکنہ شذوذ، تضاد، یا علت کی نشاندہی کی جا سکے۔ اس طریقے سے وہ نہ صرف قدیم محدثین کے اصولوں کی پیروی کرتے نظر آتے ہیں، بلکہ جدید علمی تقاضوں کو بھی مد نظر رکھتے ہوئے احادیث کی صحت کا جامع اور تفصیلی تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ شیخ الارنوط کا منہج قدیم اور جدید علمی معیاروں کا حسین امتزاج ہے۔ انہوں نے نہ صرف محدثین کے اقوال اور اصولوں کو بنیاد بنایا، بلکہ جدید علمی تحقیقات کو بھی اپنی تحقیق کا حصہ بنایا۔ اس تحقیق میں احادیث کی درجہ بندی کو واضح کیا گیا اور صحیح و ضعیف احادیث کو الگ کرنے کا ایک معیاری طریقہ اپنایا گیا، جس نے مسند امام احمد بن حنبل کی علمی اہمیت کو مزید مستحکم کیا۔ شعیب الارنوط کی یہ تحقیق نہ صرف علماء بلکہ عام قارئین کے لیے بھی ایک قیمتی خزانہ ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے مسند امام احمد بن حنبل کی احادیث کی ترتیب، تشریح، اور تصحیح کو ایک نیا زاویہ دیا، جو حدیث کے مطالعے میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ان کی علمی کاوش نے مسند کو ایک نئے معیار پر پرکھا اور اس کی تصحیح و تضعیف کو مزید معتبر بنایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Jūrānī, Muḥammad ibn Yūsuf. *Raḥlat Faḍīlat ash-Shaykh al-'Allāma ash-Shaykh Shu'ayb al-Arnā'ūṭ ilā Diyār al-Kuwaytiyya*. Lahore: Idārat Thaqāfat al-Islāmiyya, n.d.
* Arnā'ūṭ, Taqī ad-Dīn. *Manhaj ash-Shaykh Shu'ayb al-Arnā'ūṭ fī Taṣḥīḥ al-Ḥadīth*. Damascus: Dār an-Nashr lil-Jāmi'āt al-Islāmiyya, 1433 AH/2012.
* Al-Kūfaḥī, Ibrāhīm. *Al-Muḥaddith Shu'ayb al-Arnā'ūṭ: Jawānib min Sīratihi wa Juhūduhu fī Taḥqīq at-Turāth*. Amman: Dār al-Bashīr, 1423 AH/2002.
* Ar-Ruzaynīq, Ibrāhīm. *Al-Muḥaddith al-'Allāma ash-Shaykh Shu'ayb al-Arnā'ūṭ: Sīratuhu fī Ṭalab al-'Ilm wa Juhūduhu fī Taḥqīq at-Turāth*. Beirut: Dār al-Bashā'ir al-Islāmiyya, 1404 AH/1983.
* Adh-Dhahabī, Shams ad-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. *Mīzān al-I'tidāl fī Naqd ar-Rijāl*. Vol. 3. Beirut: Dār al-Ma'rifa, 1382 AH/1963.
* 'Abd al-Ḥayy ibn Fakhr ad-Dīn. *Nuzhat al-Khawāṭir*. Vol. 3. Beirut: Dār Ibn Ḥazm, 1420 AH/1999.
* Shaykh Muḥammad Akram. *Āb-e-Kawthar*. Lahore: Maktaba Jadīd Press, n.d.
* Ghulām Sarwar. *Khazīnat al-Aṣfiyā'*. Vol. 2. Lahore: Maktaba Nabawiyya, 1290 AH/1873.
* Amīr Khurd. *Siyar Awliyā'*. Delhi: Jowranjī Lāl Edition, n.d.
* Sayyid Muḥammad Ḥusaynī. *Yāzdah Rasā'il*. Translated by Qāḍī Aḥmad 'Abd aṣ-Ṣamad. Lahore: Kārwān Press, 1424 AH/2003.